حصۂ نثر

- مکتوب نگاری
- تنقیدی مضمون
- مختصر افسانہ
- یادیں
- آپ بیتی
- رپورتاژ
- انشائیہ
- طنز و مزاح
- سفرنامہ
- خاکہ

© NCERT not to be republished

مکتوب نگاری

بعض اہلِ قلم نے مکتوب نگاری کو ایک لطیف فن قرار دیا ہے۔ ایسے خطوط بڑی تعداد میں موجود ہیں جن میں اعلیٰ تخلیقی ادب کی شان پائی جاتی ہے۔

مکتوب نگاری شخصی اظہار کی ایک شکل ہے۔ مکتوب نگار کا مخاطب کوئی ایک شخص ہوتا ہے جب کہ ادب کی دوسری اصناف میں ایک ساتھ کئی لوگ مخاطب ہوسکتے ہیں۔ کچھ ادیبوں نے ایسے عمدہ خط لکھے ہیں کہ اب مکتوب نگاری کو ایک ادبی صنف کا مرتبہ حاصل ہو چکا ہے۔ ایسے خطوط کا مطالعہ اس اعتبار سے اور بھی دل چسپ ہوجاتا ہے۔

مکتوب نگار کا مخاطب کوئی ہو، اگر مکتوب نگار کی تحریر میں کشش ہوتو خط ہر پڑھنے والے کے لیے دل چسپ ہوسکتا ہے۔ اچھے خطوط ادب پاروں کے طور پر پڑھے جاتے ہیں۔ اردو نثر کی روایت میں غالب، شبلی، مہدی افادی، چودھری محمد علی رودولوی، رشید احمد صدیقی، منٹو، میراجی اور ابوالکلام آزاد وغیرہ کے خطوط نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

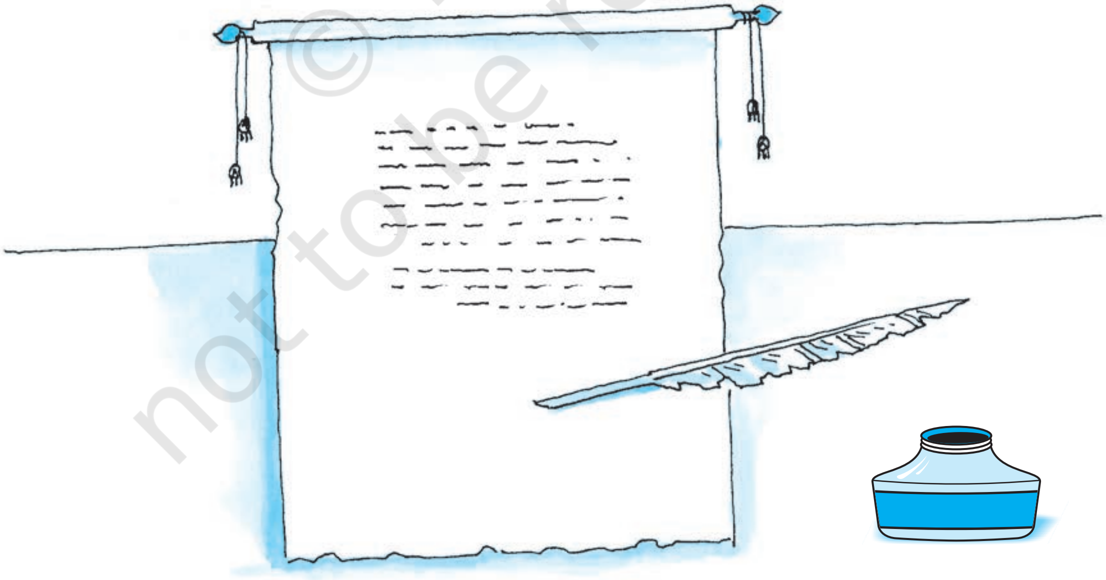

not to be republished © NCERT

مرزا غالبؔ

1797 تا 1869

غالبؔ نے نثر نگاری کا آغاز فارسی سے کیا۔ ان کی تین کتابیں 'پنج آہنگ'، 'مہر نیمروز' اور 'دستنبو' قابلِ ذکر ہیں۔ اردو میں بھی ان کے چار نثری رسالے ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ اُنھوں نے مختلف کتابوں پر دیباچے، تقریظیں اور کچھ متفرق تحریریں بھی لکھی تھیں۔ ان میں غالبؔ کی نثر عام طور پر صاف اور سادہ ہے لیکن ان کا سب سے بڑا نثری کارنامہ ان کے خطوط ہیں۔ غالبؔ نے اردو خطوط نگاری کو ایک نیا راستہ دکھایا۔ بقول حالیؔ:

> ''مرزا کی اردو خط وکتابت کا طریقہ فی الواقع سب سے نرالا ہے۔ نہ مرزا سے پہلے کسی نے خط وکتابت میں اختیار کیا اور نہ ان کے بعد کسی سے اس کی پوری پوری تقلید ہوسکی۔''

غالبؔ نے مراسلے کو مکالمہ بنا دیا۔ ان کے اردو خطوط میں ان کی اپنی زندگی اور زمانے کے بہت دل چسپ نقشے سمٹ آئے ہیں۔ خاص طور پر 1857 کے آس پاس کا ماحول غالبؔ کے خطوط میں جس تفصیل کے ساتھ رونما ہوا ہے، اس کے پیشِ نظر، یہ خطوط ایک تاریخی مواد کی حیثیت بھی رکھتے ہیں۔ غالبؔ کے اردو خطوط کے دو مجموعے 'عودِ ہندی' اور 'اردوئے معلّے' بہت مشہور ہوئے۔ غالبؔ نے جو اسلوب اختیار کیا تھا اس کی نقل کسی سے بھی ممکن نہ ہوسکی۔ واقعہ نگاری، منظر نگاری اور جذبات نگاری کی غیر معمولی مثالیں ان کے خطوط میں بکھری ہوئی ہیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ طنز ومزاح کا عنصر بھی غالبؔ کی نثر میں ایک خاص حیثیت رکھتا ہے۔

© NCERT not to be republished

5257CH01

منشی ہرگوپال تفتہ کے نام

صاحب!

تم جانتے ہو کہ یہ معاملہ کیا ہے اور کیا واقع ہوا؟ وہ ایک جنم تھا کہ جس میں ہم تم باہم دوست تھے اور طرح طرح کے ہم میں تم میں معاملاتِ مہر و محبت درپیش آئے۔ شعر کہے، دیوان جمع کیے۔ اُسی زمانے میں ایک بزرگ تھے کہ وہ ہمارے تمھارے دوستِ دلی تھے اور منشی نبی بخش اُن کا نام اور حقیر تخلص تھا۔ ناگاہ، نہ وہ زمانہ رہا، نہ وہ اشخاص، نہ وہ معاملات، نہ وہ اختلاط، نہ وہ انبساط، بعد چند مدّت کے دوسرا جنم ہم کو ملا۔ اگر چہ صورت اس جنم کی بعینہٖ مثل پہلے جنم کے ہے، یعنی ایک خط میں نے منشی نبی بخش صاحب کو بھیجا، اُس کا جواب مجھ کو آیا اور ایک خط تمھارا کہ تم بھی موسوم بہ منشی ہرگوپال و متخلص بہ تفتہ ہو، آج آیا اور میں جس شہر میں ہوں، اُس کا نام بھی دلّی اور اُس محلّے کا نام بلّی ماروں کا محلّہ ہے، لیکن ایک دوست اُس جنم کے دوستوں میں سے نہیں پایا جاتا۔ واللہ ڈھونڈنے کو مسلمان، اس شہر میں نہیں ملتا۔ کیا امیر، کیا غریب، کیا اہلِ حرفہ۔ اگر کچھ ہیں تو باہر کے ہیں۔ ہنود البتہ کچھ کچھ آباد ہو گئے ہیں۔

اب پوچھو کہ تو کیوں کر مسکنِ قدیم میں بیٹھا رہا۔ صاحب بندہ! میں حکیم محمد حسن خاں مرحوم کے مکان میں نو دس برس سے کرایے پر رہتا ہوں اور یہاں قریب کیا بلکہ دیوار بہ دیوار ہیں گھر حکیموں کے اور وہ نوکر ہیں راجہ نرندر سنگھ بہادر والیِ پٹیالہ کے۔ راجا نے صاحبانِ عالی شان سے عہد لے لیا تھا کہ بر وقتِ غارتِ دہلی، یہ لوگ بچ رہیں۔ چناں چہ بعدِ فتح، راجا کے سپاہی یہاں آبیٹھے اور یہ کوچہ محفوظ رہا ورنہ میں اور یہ شہر کہاں؟ مبالغہ نہ جاننا، امیر غریب سب نکل گئے۔ جو رہ گئے تھے، وہ نکالے گئے۔ جاگیردار، پنشن دار، دولت مند، اہلِ حرفہ، کوئی بھی نہیں ہے۔ مفصّل حال لکھتے ہوئے ڈرتا ہوں۔ ملازمانِ قلعہ پر شدّت ہے۔ اور بازپُرس اور داروگیر میں مبتلا ہیں، مگر وہ نوکر جو اس ہنگام میں نوکر ہوئے ہیں اور ہنگامے میں شریک رہے ہیں۔ میں غریب شاعر دس دس برس سے لکھنے اور شعر کی اصلاح دینے پر متعلق ہوا ہوں، خواہی اُس کو نوکری سمجھو، خواہی مزدوری جانو۔ اس فتنہ و آشوب میں کسی مصلحت میں، میں نے دخل نہیں دیا۔ صرف اشعار کی خدمت بجالاتا رہا اور نظر اپنی بے گناہی پر، شہر سے نکل گیا۔ میرا شہر میں ہونا

© NCERT not to be republished

حکام کو معلوم ہے، مگر چوں کہ میری طرف بادشاہی دفتر میں سے یا مخبروں کے بیان سے کوئی بات پائی نہیں گئی، لہٰذا طلبی نہیں ہوئی۔ ورنہ جہاں بڑے بڑے جاگیردار بلائے ہوئے یا پکڑے ہوئے آئے ہیں، میری کیا حقیقت تھی۔ غرض کہ اپنے مکان میں بیٹھا ہوں، دروازے سے باہر نہیں نکل سکتا۔ سوار ہونا اور کہیں جانا تو بہت بڑی بات ہے۔ رہا یہ کہ کوئی میرے پاس آوے، شہر میں ہے کون جو آوے؟ گھر کے گھر بے چراغ پڑے ہیں۔ مجرم سیاست پاتے جاتے ہیں۔ جرنیلی بندوبست یازدہم مئی سے آج تک، یعنی شنبہ پنجم دسمبر ۱۸۵۷ء تک بہ دستور ہے۔ کچھ نیک و بد کا حال مجھ کو نہیں معلوم بلکہ ہنوز ایسے امور کی طرف حکام کو توجہ بھی نہیں۔ دیکھیے انجامِ کار کیا ہوتا ہے۔ یہاں باہر سے اندر کوئی بغیر ٹکٹ کے آنے جانے نہیں پاتا۔ تم زنہار یہاں کا ارادہ نہ کرنا۔ ابھی دیکھا چاہیے، مسلمانوں کی آبادی کا حکم ہوتا ہے یا نہیں۔ بہ ہر حال، منشی صاحب کو میرا سلام کہنا اور یہ خط دکھا دینا۔ اس وقت تمھارا خط پہنچا اور اسی وقت میں نے یہ خط لکھ کر ڈاک کے ہرکارے کو دیا۔

شنبہ ۵ دسمبر ۱۸۵۷ء

(غالبؔ)

© NCERT not to be republished

مشق

لفظ و معنی

ناگاہ	:	یک بہ یک، اچانک
اختلاط	:	میل ملاپ
انبساط	:	خوشی
بعینہٖ	:	ہو بہ ہو، بالکل
موسوم	:	نام سے پکارا جانے والا

واللہ	:	خدا کی قسم
اہلِ حرفہ	:	مختلف پیشوں سے متعلق لوگ
مسکن	:	رہنے کی جگہ، گھر
صاحبانِ عالی شان	:	مراد انگریز حکّام
غارت	:	لوٹ، تباہی و بربادی
کوچہ	:	گلی
مبالغہ جاننا	:	واقعے کے خلاف سمجھنا، غلط جاننا
شدّت	:	سختی
باز پرس	:	پوچھ گچھ
ہنگام دار و گیر	:	وقت، زمانہ، پکڑ دھکڑ
ہنگامہ	:	شورش، فتنہ وفساد
خواہی	:	چاہے
آشوب	:	ہنگامہ، فتنہ وفساد
مصلحت	:	مشورہ
مخبر	:	خبر دینے والا، خفیہ رپورٹ دینے والا
سیاست پانا	:	سزا پانا
جرنیلی بندوبست	:	فوجی انتظام
ٹکٹ	:	اجازت نامہ
زنہار	:	ہرگز

© NCERT not to be republished

غور کرنے کی بات

- انگریزوں کے خلاف 1857 کی بغاوت کی ابتدا ۱۰ رمئی کو ہوئی۔ اس ہنگامے کے زمانے میں اور اس کے ختم ہونے کے بعد، دہلی والے جن تکلیف دہ اور مایوس کن حالات سے دوچار ہوئے، غالبؔ نے اس خط میں نہایت پُر اثر انداز میں ان کا نقشہ کھینچا ہے۔ اس قسم کے واقعات انسان کی شخصی اور سماجی زندگی کا تانا بانا بری طرح سے بکھیر دیتے ہیں۔ اس خط سے اس کا بہ خوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔
- اس خط کو غور سے پڑھا جائے تو یہ بات بھی سمجھی جاسکتی ہے کہ غالبؔ کے خطوط صرف اُن کی ذاتی زندگی ہی کی عکّاسی نہیں کرتے، ان کے زمانے کے سماجی ماحول اور سیاسی حالات کے بارے میں بھی نہایت کارآمد معلومات فراہم کرتے ہیں۔

سوالات

1. ''دوسرا جنم ہم کو ملا'' اس سے غالبؔ کی کیا مراد ہے؟
2. ''مفصّل حال لکھتے ہوئے ڈرتا ہوں'' غالبؔ نے یہ بات کیوں لکھی ہے؟
3. ''اس فتنہ و آشوب میں میں نے کسی مصلحت میں دخل نہیں دیا'' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
4. ''گھر کے گھر بے چراغ پڑے ہیں'' اس کا کیا مطلب ہے؟
5. ''مجرم سیاست پاتے جاتے ہیں'' غالبؔ نے اس جملے میں کیا کہنا چاہا ہے؟

عملی کام

- اس خط کی روشنی میں غالبؔ کے زمانے پر ایک نوٹ لکھیے۔

© NCERT not to be republished

5257CH02

منشی نبی بخش حقیؔر کے نام

بھائی صاحب کا عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کا ہاتھرس سے کول آجانا ہم کو معلوم ہو گیا تھا ۔ ہمارا ایک وقائع نگار اُس ضلعے میں رہتا ہے۔ حَق تعالٰی اُس کو جیتا رکھے ۔

گرمی کا حال کیا پوچھتے ہو، اس ساٹھ برس میں یہ لوٗ اور یہ دھوپ اور یہ تپش نہیں دیکھی ۔ چھٹی ساتویں رمضان کو مینہ خوب برسا۔ ایسا مینہ، جیٹھ کے مہینے میں بھی کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اب مینہ کُھل گیا ہے ۔ ابر گِھرا رہتا ہے ۔ ہوا اگر چلتی ہے تو گرم نہیں ہوتی اور اگر رُک جاتی ہے تو قیامت آتی ہے ۔ دھوپ بہت تیز ہے ۔ روزہ رکھتا ہوں مگر روزے کو بہلائے رہتا ہوں ، کبھی پانی پی لیا، کبھی حُقّہ پی لیا، کبھی کوئی ٹکڑا روٹی کا کھا لیا۔ یہاں کے لوگ عجب فہم اور طُرفہ روش رکھتے ہیں۔ میں تو روزہ بہلاتا رہتا ہوں اور یہ صاحب فرماتے ہیں کہ تو روزہ نہیں رکھتا۔ یہ نہیں سمجھتے کہ روزہ نہ رکھنا اور چیز ہے اور روزہ بہلانا اور بات ہے۔

جے پور کا حال آپ کو منشی صاحب کے اظہار سے یا ان کے نام کے خطوط دیکھ کر معلوم ہو گیا ہے ۔ مکرّر کیوں لکھوں۔ خیر غنیمت ہے ۔ یہ کیا فرض تھا کہ ہم جو چاہتے تھے، وہی ہوتا۔

ہاں بھائی پرسوں کسی شخص نے مجھ سے ذکر کیا کہ ’’ اردو اخبار ‘‘ دہلی میں تھا کہ ہاتھرس میں بلوہ ہوا اور مجسٹریٹ زخمی ہو گیا۔ آج میں نے ایک دوست کے ہاں سے اس اخبار کا دو ورقا منگا کر دیکھا ۔ واقعی اس میں مندرج تھا کہ راہیں چوڑی کرنے پر اور حویلیاں اور دوکانیں ڈھانے پر بلوہ ہوا اور رعایا نے پتّھر مارے اور مجسٹریٹ زخمی ہوا ۔ حیران ہوں کہ اگر یوں تھا تو صاحب وہاں سے چلا کیوں نہ آیا۔ اور اگر حاکم نہیں آیا تو آپ کیوں کر تشریف لائے ۔ ہوس ناکانہ خواہش ہے کہ آپ اس حال کو مفصّل لکھیے ۔

(غالبؔ)

مشق

لفظ و معنی

وقائع نگار	:	واقعہ نویس، خبریں دینے والا
تپش	:	گرمی
فہم	:	سمجھ
طُرفہ	:	انوکھا
دوورقا	:	دو ورق والا
ہوس ناکانہ	:	ہوس سے بھرا ہوا، مراد بے تابی سے

غور کرنے کی بات

- ہاتھرس کے فساد کی خبر سے غالبؔ کو جو تشویش ہوئی اس کا اظہار انھوں نے اس خط میں کیا ہے۔
- یہ فساد راستوں کو چوڑا کرنے اور حویلیوں کو ڈھانے کے سبب رونما ہوا تھا۔
- اس خط میں گرمی کے مہینے میں روزے کی کیفیات کا ذکر کیا گیا ہے۔

سوالات

1. غالبؔ نے کن لفظوں میں گرمی کی شدّت کا ذکر کیا ہے؟
2. غالبؔ کی مکتوب نویسی کی خصوصیات واضح کیجیے۔
3. ہاتھرس میں فساد کا سبب کیا تھا؟

عملی کام

- آپ پر گرمی کا موسم کیا اثر ڈالتا ہے۔ ان کیفیات کو اپنے لفظوں میں لکھیے۔

© NCERT not to be republished